ماہانہ نیوز لیٹر

شمارہ نمبر 18 | جمادی الأخری 1447 / دسمبر 2025

Islamic Lifestyle & Motivation
PATHWAY TO ILM

جمادی الأخری کے مہینے اور اس کی اہمیت کے بارے میں جاننے کے لیے ہماری نیوز لیٹر کے شمارہ نمبر 6 کو ہماری ویب سائٹ پر دیکھیں:
https://pathwaytoilm.info/november-newsletter-urdu/

ہمارے علماء کا احترام

علما کی توقیر اور ان کا احترام ہمیشہ اہلِ علم کی پہچان رہا ہے۔ انہی ہستیوں کی شب و روز محنت، اخلاص اور قربانیوں کے نتیجے میں اسلام کا پیغام اپنی مکمل اور مستند صورت میں ہم تک پہنچا۔ ان ہی جلیل القدر شخصیات میں چار عظیم ائمہ - امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ – نمایاں ہیں، جن کی تعلیمات آج تک امت کے لیے چراغِ راہ بنی ہوئی ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں:

"گزشتہ تیس برس سے میں نے کبھی ایسا نہیں کیا کہ سونے سے پہلے امام شافعیؒ کے لیے دعا اور استغفار نہ کیا ہو۔"

ان کے صاحبزادے عبداللہؒ کہتے ہیں: "میں نے والد محترم سے پوچھا: ابا جان! امام شافعیؒ کیسے شخص تھے؟ میں آپ کو اکثر ان کے لیے دعا کرتے سنتا ہوں۔

امام احمدؒ نے فرمایا:

"اے میرے بیٹے! امام شافعیؒ اس دنیا کے لیے سورج اور لوگوں کے لیے صحت کی مانند تھے۔ مجھے بتاؤ—سورج اور صحت کا کوئی بدل ہو سکتا ہے؟"

(تاریخِ بغداد)

اس واقعے سے ہمیں چند نہایت اہم اسباق ملتے ہیں:

1) علماء اور بڑوں کا ادب و احترام دین کا بنیادی حصہ ہے۔ ان کی تمام عمر کی محنت اور قربانیوں کا حق یہی ہے کہ ہم ان کے لیے دل سے قدردانی کریں اور انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

2) ایسی عظیم المرتبت ہستیوں کے بارے میں کم از کم یہ ضروری ہے کہ زبان سے ان کے خلاف کوئی بات نہ نکلے۔ انہی بزرگوں نے ہمارے لیے دین کی راہیں ہموار کیں اور آج ہم اسلام کی نعمت سے بہرہ ور ہیں۔

3) جس طرح ہم اپنے روحانی پیشوا علماء کا احترام کرتے ہیں، اسی طرح ہمیں اپنے والدین کی عزت بھی کرنی چاہیے - جو ہماری جسمانی زندگی کا ذریعہ ہیں۔ بلکہ ان کا حق تو علما سے بھی کہیں بڑھ کر ہے۔ ہمیں چاہیے کہ محبت، عاجزی اور اخلاص کے ساتھ ان کی خدمت کریں اور روزانہ ان کے لیے دعائیں کرتے رہیں۔

ماخذ: Rays of Radiance، صفحہ 40-41

جنت میں داخل ہونے کے 100 راستے

86
والدین کی خدمت کرنے والا

87
شوہر کی اطاعت کرنے والی بیوی

88
بازار میں داخل ہوتے ہوئے:
لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ،لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھنا

89
"لغو" سے منہ پھیرنے والے

90
عالم با عمل ہونا

حوالہ: جنت کے سو راستے از ڈاکٹر شبیر احمد

ابوذر غفاریؓ کا اسلام

جب رسولِ اکرم ﷺ کی بعثت کی خبر ابوذر غفاریؓ تک پہنچی تو ان کا دل فوراً ہی اس طرف کھنچ گیا۔ انہوں نے اپنے بھائی انیس سے کہا: "مکہ جا کر اس شخص کے بارے میں معلوم کرو جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور اس پر آسمان سے وحی نازل ہوتی ہے۔ اس کی باتیں سنو اور میرے لیے خبر لے کر آؤ۔"

ابوذرؓ کی خواہش پر انیس مکہ روانہ ہوئے اور وہاں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی۔ واپسی پر ابوذرؓ نے بےتابی سے پوچھا: "اس شخص کے بارے میں کیا معلوم ہوا؟"

انیس نے جواب دیا: "جب میں مکہ پہنچا تو کچھ لوگ انہیں جھوٹا یا جادوگر کہہ رہے تھے، اور کچھ انہیں کاہن یا شاعر کہتے تھے۔ مگر اللہ کی قسم! نہ وہ شاعر ہیں اور نہ ہی کاہن۔"

خود ایک مانے ہوئے شاعر ہونے کے ناطے انیس نے مزید کہا: "میں نے کاہنوں کی باتیں سنی ہیں، مگر ان کی گفتگو ان سے ذرا بھی مشابہ نہیں۔ میں نے ان کے کلام کو شعر کے پیمانوں پر بھی پرکھا، مگر وہ کسی بحر یا وزن میں نہیں آتا۔ اللہ کی قسم! وہ سچے اور پکے انسان ہیں۔ میں نے انہیں صرف نیکی کا حکم دیتے، برائی سے روکتے، اعلیٰ اخلاق کی طرف بلاتے اور ایسا کلام کرتے دیکھا جو ہرگز شاعری نہیں۔"

لیکن ابوذرؓ اس سے مطمئن نہ ہوئے۔ ان کی خواہش تھی کہ بات براہِ راست رسول اللہ ﷺ ہی سے سنیں۔ چنانچہ کچھ زادِ راہ اور پانی کا مشکیزہ ساتھ لیا اور تنہا مکہ کی طرف چل دیے۔ وہاں حضرت علیؓ کی رہنمائی سے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ جب ان کے کلام کو سنا اور ان کی صداقت کو دیکھا تو فوراً اسلام لے آئے۔

سچائی کے جذبے نے انہیں زیادہ دیر نہ ٹھہرنے دیا۔ اسلام قبول کرتے ہی وہ حرم پہنچے اور کھلے عام اپنا ایمان ظاہر کر دیا۔ کفار نے ان پر ایسے شدید حملے کیے کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ حضرت عباسؓ نے مداخلت کی تو ان کی جان بچی۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا:

"اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤ اور ان تک یہ پیغام پہنچاؤ۔ جب تم سنو کہ اسلام غالب آگیا ہے، تو میرے پاس آنا۔"

چنانچہ ابوذرؓ اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے۔ ان کے بھائی اور والدہ بھی مسلمان ہو گئے، اور پھر سب نے مل کر اپنی قوم کو دعوت دینا شروع کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ قبیلہ غفار کا آدھا حصہ فوراً اسلام لے آیا—جو ابوذرؓ کی سچائی، ہمت اور اخلاص کا روشن ثبوت ہے۔

حوالہ:

سیرت المصطفیٰؐ از محمد ادریس کاندھلویؒ (صفحہ 57)

کیا آپ جانتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ چھینک آنے پر کسی کو یَرۡحَمُکَ اللہ کہنا سنت ہے؟

لیکن صرف اس وقت جب چھینکنے والا پہلے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہہ دے۔

جب مسلمان کو چھینک آتی ہے، تو یہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی رحمت ہے کہ اس کے جسم سے تکلیف اور بھاری پن دور ہو جاتا ہے۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے سکھایا کہ چھینک آنے کے فوراً بعد اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہنا چاہیے۔

اور جب آس پاس موجود لوگ یہ سنیں تو وہ جواب میں کہیں:

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

(اللہ تم پر رحم فرمائے)

پھر چھینکنے والا ان کے جواب میں یوں کہے:

يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

(اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے معاملات درست فرمائے)

ہمارے پہلے شائع شدہ مضامین اور نیوز لیٹر کے لئے ہماری ویب سائٹ پر تشریف لائیں اور مندرجہ ذیل لنک کو دبائیں:

www.pathwaytoilm.info